دکتر نرگس جا

استاد دانشگاہ آزاد اسلامی، ان

نعتیہ شعروشاعری

اُردو عربی و فارسی کی بہ نسبت ایک بہت ہی کمسن اور نئی زبان ہے۔ لیکن اس کے باوجود تاریخ زبانان ادب عالم میں اسے ایک خاص اور گراں قدر مقام حاصل ہے۔ اس میں تمام اصناف سخن کے عمدہ نمونے اور کلام موجود ہیں جن میں نعتیہ شاعری بھی ہے۔ جس کے آغاز و ارتقاء کا شرف عربی زبان کو حاصل ہے اور کمال و بلندی کا فارسی زبان کو۔ اس لحاظ سے اردو زبان اور اصناف کی طرح اس صنف میں بھی ان دونوں زبانوں کی احسان مند ہے۔ لیکن اس کو یہ اعزاز و افتخار ضرور حاصل ہے کہ اپنی عہد طفولی ہی سے اپنی توتلی زبان میں حمد وثنا اور نعت ومنقبت کے کلمات مسلسل ادا کرتی چلی آرہی ہے۔ اُردو میں بہ مشکل کوئی ایسا شاعر ملے گا جس نے ایک بھی نعتیہ شعر نہ کہا ہو۔ نہ صرف اہل حرم بلکہ پرستاران وغیرہ دونوں کے نزدیک یکساں قدر و منزلت کی حامل اور بے حد مقبول صنف رہی ہے۔

نعت کے لغوی معنی ہیں وصف محمود کے۔ علامہ ابن الاثیر اس کی تعریف یوں کرتے ہیں۔ ''النعت وصف الشی جافیه من حسن ماله الجليل ولا يقال فی القبيح الا بتكلف متكلف بقول نعت سود، والوصف يقال فی الحسن والقبيح''[1] (النہایۃ فی غریب الحدیث والاثر، ۵/۷۹)۔

یعنی نعت کا اطلاق صرف وصف محمود پر ہوتا ہے اور اگر اس میں بتکلف وصف

۱۔ فی غریب الحدیث والاثر، ج۔۵، ص۷۹، دارالاحیاء التراث العربی، بیروت۔

ہی زیور طبع سے آراستہ ہوئی ہے اس تاریخ میں راجگان ہنود سے لیکر ڈوگرہ عہد تک کے حالات واقعات درج ہوئے ہیں۔ اس دور میں ایک اور تاریخ "کشمیر خلاصۃ التواریخ" کے نام سے تحریر ہوئی۔ اس کے مصنف مرزا سیف الدین تھے نے میجر جان ہیجر کی تحریک پر یہ تاریخ ۱۸۵۹ء میں اگرچہ فارسی زبان میں ہی رشتہ تحریر میں لائی گئی تھی لیکن اس تاریخ کا اصلی فارسی متن اس وقت نایاب ہے صرف اس کا اردو ترجمہ بازار میں دستیاب ہے۔ اس تاریخ میں ابتدائی ہندو راجاؤں سے لیکر مہاراجہ رنبیر سنگھ تک کے حالات وواقعات درج ہوئے ہیں۔

سکھوں کے بعد کشمیر پر ڈوگرہ خاندان (۱۸۴۳ء۔ ۱۹۴۶ء) نے سو سال سے زائد عرصہ تک حکومت کی۔ اس خاندان کا پہلا حکمران مہاراجہ گلاب سنگھ ۱۸۴۶ء میں کشمیر کا بادشاہ بنا اور ۵۵ سال تک کشمیر پر حکومت کی۔ گلاب سنگھ کے اس خاندان کے کئی اور بادشاہوں نے یکے بعد دیگرے کشمیر پر حکمرانی کی۔ یہ دور بھی مجموعی طور پر کشمیر میں پرآشوب دور کے طور پر گزرا ہے لیکن اس کے باوجود اس دور میں نہ صرف فارسی زبان کی ساکھ کشمیر میں برقرار رہی بلکہ اس کو اور بھی تقویت ملی۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کی حکومت کے دوران ہی کچھ نئی روایات جاری ہوئیں۔ انگریزی تعلیم کی طرف توجہ دی گئی جگہ جگہ مدرسے قایم کیے گئے۔ سنسکرت زبان کی پیش رفت کے لئے جموں میں رگھوناتھ مندر کے احاطے میں ایک پاٹ شالہ قایم کیا گیا اس کے علاوہ دارالترجمہ بھی بنایا گیا جہاں عربی، فارسی کتابوں کے ترجمے ڈوگری، اردو اور پنجابی زبانوں میں بھی کروائے گئے۔ طب اور سائنس کی کتابوں کے ترجمے بھی سنسکرت زبان میں کیے گئے۔ اگرچہ سنسکرت زبان کی ترویج کی طرف خاص توجہ مبذول رہی پھر بھی ادبی اور دفتری زبان فارسی ہی رہی۔

عہد سلاطین کے مانند اس دور میں مسلمان شاعروں اور عالموں کے ساتھ ساتھ ہندو شعرا اور علما نے بھی فارسی علم و ادب کی خدمت کی۔ اس دور کے ہندو شاعروں اور ادیبوں میں ٹھاکر داس، پنڈت راج کاک در فرخ، پنڈت گوپال کول، پنڈت سیتارام بقایا، پنڈت رامودر ترسل، پنڈت مہتاب جیو ترسل، پنڈت

تاراچند ترسل، لچھمن بٹ چاالک، پنڈت لولوطارام، پنڈت یرکارام، پنڈت شیوجی دھر، پنڈت واسہ کول اگرہ، پنڈت تیج رام، پنڈت بلہ کاک فوتہ دار، پنڈت بشن چند روشن کول، پنڈت بیربل کول، پنڈت دیارام، پنڈت لکی رام وغیرہ سرفہرست ہیں۔ واضح رہے کہ اس دور میں فارسی شعروشاعری کی ترقی کے ساتھ ساتھ نثرنویسی بالخصوص تاریخ نویسی کو بھی کافی عروج ملا۔۔۔

حواشیہ

1. Kasheer By G. M . Sofy Vol 1 . P. 167
2. Valley of Kashmir. By Sir Walter LaWrance . P. 196
3. سکھ جیون مل شاعروں، فاضلوں اور عالموں کا کافی قدردان تھا اس نے شاہنامہ کشمیر لکھنے کے لئے سات نمائندہ شعراء کو متعین کیا تھا ان میں ملا محمد شائق بھی شامل تھا

Scanned with CamScanner